45819 ـ والدہ كا دودھ پینے والی عورت كی بیٹی سے شادی كرنا

سوال

ایك عورت نے میری والدہ كا دو بار دودھ پیا، اور اس عورت كے ساتھ میری بڑی بہن نے دودھ پیا اور میں اس وقت پیدا بھی نہیں ہوا تھا، میری والدہ كا دودھ پینے والی عورت كی شادی ہوئی اور اب اس كی ایك بیٹی ہے تو كیا میرے لیے اس سے شادی كرنا حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئی عورت كسی بچے كو دودھ پلائے تو یہ بچہ اس كا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور اس كی ساری اولاد كا رضاعی بھائی بن جائیگا، چاہے وہ اس سے قبل پیدا ہوں یا بعد میں.

اس بنا پر جس عورت نے آپ كی والدہ كا دودھ پیا وہ آپ كی رضاعی بہن ہوئی اور آپ اس كی ساری اولاد كے رضاعی ماموں بن گئے، اس لیے آپ كا اس كی بیٹی سے شادی كرنا حرام ہوا كیونكہ آپ اس كے رضاعی ماموں ہیں.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت سے بھی وہی كچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2645) صحیح مسلم حدیث نمبر (1447).

اور نسب كے اعتبار سے ماموں كے لیے حرام ہے كہ وہ اپنی بہن كی بیٹی سے شادی كرے، تو اسی طرح رضاعی ماموں كے لیے حرام ہوئی.

لیكن یہ جاننا ضروری ہے كہ حرمت اس رضاعت سے ثابت ہوتی ہے جو پانچ معلوم رضاعت ہوں، كیونكہ حدیث سے ثابت ہے كہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت كے ساتھ منسوخ كر دیا گیا ... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ اس عورت نے آپ کی والدہ کا دو بار دودھ پیا ہے، اس لیے ہمارے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ رضعت کیا ہے جس کے پانچ ہونے پر حرمت ثابت ہوتی ہے.

رضعہ کی تعریف کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بلاشك و شبہ رضعة رضاع کا اسم مرة ہے یعنی ایك بار دودھ پینے کو رضعہ کہتے ہیں: جس طرح ضربة و جلسة و اكلة ہے لہذا جب بھی بچہ پستان منہ میں ڈال کر چوسے اور پھر بغیر کسی سبب کے خود ہی چھوڑ دے تو یہ ایك رضاعت کہلاتی ہے.

کیونکہ شریعت میں یہ مطلقا وارد ہے، اس لیے اسے عرف پر محمول کیا جائیگا، اور عرف یہی ہے، سانس لینے یا تھوڑی سی راحت کے لیے یا پھر کسی اور چیز کی وجہ سے رك جانا اور پھر جلد ہی دودھ دوبارہ پینا شروع کر دینا اسے ایك رضاعت سے خارج نہیں کرتا.

جس طرح کھانے والا شخص جب اس سے کھانا چھوڑ کر پھر جلد ہی دوبارہ شروع کر دیتا ہے تو دو بار کھانا نہیں کہتے بلکہ یہ ایك ہی ہے، امام شافعی کا مسلك یہی ہے...

اگرچہ وہ ایك پستان سے دوسرے پستان میں منتقل ہو جائے تو بھی ایك ہی رضاعت ہو گی " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 575).

مزید آپ سوال نمبر (2864) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ بعض اوقات پانچ رضعات ایك ہی مجلس میں پوری ہو جاتی ہیں.

اس لیے اگر تو اس عورت نے آپ کی والدہ کا اس طرح پانچ رضعات دودھ پیا ہے تو آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا حلال نہیں، کیونکہ آپ اس کے رضاعی ماموں لگتے ہیں.

اور اگر یہ رضاعت پانچ سے کم ہے تو اس سے حرمث ثابت نہیں ہوتی لہذا آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہو گا.

اور اگر رضعات کی تعداد میں شك پیدا ہو کہ پانچ رضاعت ہوئی ہیں یا نہیں ؟ تو شك کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر رضاعت كے وجود ميں يا پھر رضاعت كى تعداد ميں شك پيدا ہو جائے كہ آيا اس نے دودھ پيا ہے يا نہيں يا رضاعت كى تعداد مكمل كى ہے يا نہيں ؟

تو اس سے حرمت ثابت نہيں ہو گى؛ كيونكہ اصل عدم رضاعت ہے، اس ليے يقين كو شك سے زائل نہيں كيا جا سكتا " اھـ

مزيد آپ سوال نمبر (13357) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .